مقالات

جناب طیب شاہین لودھی لیکچرار گورنمنٹ کالج مظفرگڑھ

شاتمِ رسولؐ کی سزا

اللہ تعالیٰ نے کسی نسلی یا جغرافیائی تخصص و امتیاز کے بغیر، تمام بنی نوعِ انسان کی ہدایت کے لیے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ تمام انسانوں کو آپؐ کے ذریعے نجات کی راہ بتلائی۔ آپؐ کی اتباع اور آپؐ کی محبت کو لازمۂ ایمان قرار دیا۔ مومن ہونے کے لیے تمام اہلِ ایمان پر لازم اور واجب ٹھہرایا کہ وہ اپنی جان و مال، ماں باپ، اولاد اور دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر آپؐ سے محبت کریں۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی اولاد، اس کے والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔" (صحیح البخاری جلد ۱ ص ۵)

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مذمت کے تمام افعال واقوال سے محفوظ و مامون رکھا ہے۔ لہٰذا مذمت کے کسی قول و فعل کو تصریحاً یا تعریضاً ان کی طرف منسوب کرنا کفر قرار دیا۔ قرآنِ مجید میں اہلِ ایمان کو حکم دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز کو پست رکھا کریں اور آپؐ سے اس طرح مخاطب نہ ہوا کریں جس طرح وہ ایک دوسرے سے مخاطب ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ" (الحجرات: ۲)

"اے ایمان والو، تم اپنی آواز کو نبیؐ کی آواز سے زیادہ بلند کر کے گفتگو نہ کرو اور ان کے سامنے اونچی آواز سے نہ بولا کرو۔ جیسا کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ بلند آواز سے بات چیت کیا کرتے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے

"تمام اعمال اکارت جائیں اور تمہیں شعور تک نہ ہو"

چنانچہ آپؐ کا استخفاف، آپؐ کا تمسخر اڑانا اور آپؐ کے ساتھ معمولی سے معمولی استہزاء بھی کفر کے زمرے میں آتا ہے۔ انبیاءؑ کے ساتھ استہزاء و تمسخر کفار کا شیوہ ہے۔ فرمایا اللہ رب العزت نے:

"وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا"

(الانبیاء: ۳۶)

"جب تجھے کافر دیکھتے ہیں تو تیرے ساتھ استہزاء اور تمسخر ہی کرتے ہیں"۔

نیز فرمایا:

"وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا" (الفرقان: ۴۱)

"وہ آپؐ کو دیکھ کر آپؐ کا تمسخر اڑاتے ہیں"

کفار اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کے انبیاء و رسلؑ کے ساتھ تمسخر و استہزاء اور تکبر کے ساتھ پیش آنے کی پاداش میں دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق ٹھہرے:

"ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا" (الکھف: ۱۰۶)

"ان کی جزا جہنم ہے، اس پاداش میں کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کا تمسخر اڑایا"

ارشاد فرمایا:

"وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ" (الحجر: ۱۱)

"ان کے پاس جو بھی رسول آتا تھا یہ اس کے ساتھ استہزاء ہی کرتے تھے"۔

ارشاد فرمایا:

"يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ" (یٰس: ۳۰)

ہائے بندوں پر افسوس کہ ان کے پاس جو بھی رسول آتا تھا یہ اس کے ساتھ تمسخر و استہزاء ہی کرتے تھے"۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

"وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ"

(الزخرف : ۷)

"ان کے پاس جو بھی نبی آتا تھا یہ اس کے ساتھ استہزاء کرتے تھے۔"

وہ لوگ جو اپنے قول و فعل اور رویے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو عذابِ الیم کی وعید سنائی ہے۔ چنانچہ فرمایا :

"وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ"

(التوبۃ : ۶۱)

"وہ لوگ جو اپنی باتوں سے اللہ کے رسولؐ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

واضح رہے کہ اس آیتِ کریمہ میں منافقین کے اس قول کی طرف اشارہ ہے :

"وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ"

(التوبۃ : ۶۱)

"اور ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو اپنی باتوں سے (اللہ کے) نبیؐ کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کان ہے (یعنی کانوں کا کچا ہے)۔"

قرآنِ مجید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کو اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچانے کے مترادف قرار دیا ہے ۔ اور ایسے لوگوں کو لعنت اور دنیا و آخرت میں عذاب کا مستحق قرار دیا ہے :

"إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۔ الآیۃ"

(الاحزاب : ۵۷)

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو ایذا دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ان پر لعنت کی ہے۔"

انسانی فطرت میں یہ چیز راسخ ہے کہ جب کسی جھگڑے یا عام صورتِ حال میں فیصلہ کسی انسان کے خلاف ہو تو وہ اس پر ردِ عمل کے طور پر نفرت اور بغض و عداوت کا اظہار کرتا ہے ۔ یا کم از کم اسے دل میں تنگی ضرور محسوس ہوتی ہے ۔ مگر قرآنِ مجید

نے اہلِ ایمان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس تنگدلی تک سے نہ صرف روک دیا ہے بلکہ اسے ایمان کے منافی قرار دینے کے لیے انتہائی سخت اور تہدید آمیز انداز اختیار فرمایا ہے۔ اور غالباً پورے قرآنِ مجید میں یہ اسلوب کہیں اور نہیں آیا۔

"فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔" (النساء: ۶۵)

"ہرگز نہیں آپ کے رب کی قسم یہ ہرگز مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی جھگڑوں میں آپؐ کو فیصل تسلیم نہ کرلیں اور پھر جو کچھ آپؐ فیصلہ کریں اس کے بارے میں کوئی تنگدلی بھی محسوس نہ کریں، بلکہ پوری طرح تسلیم کرلیں۔"

مذکورہ بالا اور اس کے علاوہ دیگر بہت سی آیات میں تصریحاً بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قولاً یا فعلاً ایذا دینا کفر اور ایک ناقابلِ معافی جرم ہے۔ سنتِ نبوی اور صحابہ کرامؓ کے فیصلوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کی کم از کم سزا موت ہے۔

سنتِ نبوی:

علامہ ابنِ حزم ظاہریؒ مصنف عبدالرزاق کی ایک روایت امام علی بن المدینیؒ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سبّ وشتم کیا کرتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا:

"کون ہے جو میری طرف سے میرے لیے اس (بدزبان) شخص کے لیے کافی ہو"؟

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی "میں!"

چنانچہ آپؐ نے حضرت خالدؓ کو اس شخص کے قتل کے لیے بھیجا اور انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ (المحلی۔ ابن حزم ظاہری جلد ۱۱ ص ۴۱۳)

مصنف عبدالرزاق اور قاضی عیاضؒ کی "کتاب الشفاء" میں مرد کی بجائے عورت کا ذکر ہے۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۵ ص ۳، الشفاء: ج ۲ ص ۱۹۵)

امام عبدالرزاق روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے بدزبانی کی تو آپؐ نے فرمایا:

"کون ہے جو میرے دشمن کے مقابلے میں میرے لیے کافی ہو"؟

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے عرض کی "میں!" —— چنانچہ حضرت زبیرؓ نے اس کے مقابلے میں نکل کر اس کو قتل کر دیا آپؐ نے مقتول کی سلب[1] حضرت زبیرؓ کو عطا فرما دی۔ (مصنف عبدالرزاق ۵/۳۰۷، الشفاء ۲/۱۹۵)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بدزبانی کیا کرتی تھی۔ ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ کر اسے مار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا قصاص نہیں لیا اور اس کا خون رائیگاں کر دیا۔ (سنن ابی داؤد مع العون ۴/۲۲۶، السنن الکبریٰ بیہقی ۹/۲۰، الصارم المسلول علی شاتم الرسولؐ۔ ابن تیمیہؒ ص ۶۱)

حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک نابینا صحابیؓ کی ایک لونڈی تھی۔ اس لونڈی سے ان کے دو بیٹے تھے وہ لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بہت بدزبانی کیا کرتی تھی اور روکنے سے بھی باز نہ آتی تھی۔ (نابینا صحابی بیان کرتے ہیں کہ) "ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو اس نے پھر بدزبانی کی۔ مجھ سے صبر نہ ہو سکا میں نے پیکار اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر دبا دیا اور اس طرح اس کو قتل کر دیا۔ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس قتل کا تذکرہ ہوا تو آپؐ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا:

"میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، جس نے یہ قتل کیا ہے۔ اس پر میرا حق ہے کہ وہ اٹھے اور میری بات کا جواب دے"

ایک اندھا ڈگمگاتا ہوا سامنے آیا اور عرض کی:

---

[1] سلب سے مراد جہاد میں مقابلے پر آنے والے مقتول کافر کا وہ ساز و سامان اور اسلحہ وغیرہ ہے جو مقابلے کے وقت اس کے پاس موجود ہوتا ہے۔

"یا رسول اللہ! یہ لونڈی میرے بیٹوں کی ماں ہے۔ آپؐ کی شان میں بہت بدزبانی کیا کرتی تھی۔ باز ہی نہیں آتی تھی۔ میں اسے منع کرتا رہتا، مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ گزشتہ شب میں نے آپؐ کا ذکر کیا تو اس نے پھر آپؐ کی شان میں بدزبانی کی۔ میں نے پیکار پیٹ پر رکھا اور دبایا۔ حتیٰ کہ اسے قتل کر دیا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "گواہ رہو! میں نے اس لونڈی کا خون رائیگاں کر دیا"
(سنن ابی داؤد ص ۲۳۶/۲، سنن النسائی ص ۱۰۷/۲۔ سنن الدارقطنی ص ۱۱۲، الصارم المسلول ص ۶۷)

ابو محمد الخلالؒ، ابو القاسم الازجیؒ اور ابو ذر ہرویؒ، حضرت علیؓ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو کوئی کسی نبیؑ کو گالی دے اسے قتل کر دیا جائے۔ اور جو کوئی میرے صحابہؓ کو گالی دے اسے کوڑے لگائے جائیں۔"

(الشفاء جلد ۲ ص ۱۹۴، الصارم المسلول ص ۹۳)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو اس وقت مدینہ میں بنی عمرو بن عوف قبیلے میں ایک شخص تھا جس کا نام ابو عفک تھا، بہت بوڑھا تھا اور وہ منافق تھا۔ لوگوں کو آپؐ کی عداوت پر ابھارتا رہتا تھا۔ بدر کی فتح پر وہ حسد کی آگ میں جل بھن گیا اور آپؐ کی ہجو میں اشعار کہے۔ ایک صحابی حضرت سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ وہ اس یہودی کو قتل کر کے رہیں گے۔ چنانچہ انہوں نے گرمیوں کی ایک رات اس کے گھر میں داخل ہو کر اسے قتل کر دیا۔

(السیرۃ النبویۃ ابن ہشامؒ ص ۶۳۵/۲)

ابن ہشام لکھتے ہیں کہ اس کا نفاق ظاہر ہو گیا تھا۔

عصماء بنت مروان نامی ایک عورت، جو قبیلہ بنی خطمہ کے ایک شخص کی بیوی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بہت بدزبانی کیا کرتی تھی۔ اس نے آپؐ کی ہجو کہی، حضرت حسان بن ثابتؓ نے اس کا جواب بھی دیا۔ بایں ہمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا میرے لیے مروان کی بیٹی کی پکڑ کرنے والا کوئی نہیں؟"

چنانچہ عُمیر بن عدی خطمی رضؓ نے رات کے وقت اس کے گھر میں گھس کر اسے قتل کر دیا۔

(السیرۃ النبویۃ ص ۶۳۶/۲، الصارم المسلول ص ۹۵)

عفو و درگزر آپؐ کی سرشت میں تھا۔ فتح مکہ کے روز آپؐ نے بڑے دشمنوں کو معاف فرما دیا مگر آپؐ نے دس افراد کو معافی نہیں دی۔ ان کے متعلق آپؐ کے رویے کی سختی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ نے فرمایا "اگر وہ کعبہ کے پردوں میں بھی چھپے ہوئے مل جائیں، تب بھی ان کو قتل کر دیا جائے۔ ان میں چھ مرد اور چار عورتیں شامل تھیں، یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بدزبانی کیا کرتے تھے۔ ان کے نام یہ ہیں:

عبداللہ بن سعد بن ابی سرح، عکرمہ بن ابی جہل، حُویرث بن نُقَید، عبدالعزیٰ بن خطل، مقیس بن حُبابہ، ابنِ خطل کی دو لونڈیاں اور ابولہب کی لونڈی سارہ۔

(جوامع السیرۃ۔ ابنِ حزمؒ ص ۲۳۲ طبع پاکستان)

عبداللہ بن ابی سرح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رضاعی بھائی تھا۔ فتح مکہ کے روز وہ حضرت عثمان رضؓ کے گھر میں چھپ گیا۔ حضرت عثمان رضؓ امان کے لیے اسے لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے تین بار انکار فرمایا آخر حضرت عثمان رضؓ کی دلجوئی کی خاطر اس سے بیعت لے لی۔ پھر آپؐ نے صحابہ کرام رضؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"جب میں اس سے بیعت لینے سے انکار کر رہا تھا تو تم میں کوئی ایسا مرد رشید نہ تھا جو اسے قتل کر دیتا؟"

صحابہ رضؓ نے عرض کی "آپؐ اشارہ فرما دیتے۔"

آپؐ نے فرمایا "نبی کے لیے مناسب نہیں ہوتا کہ وہ آنکھ کے اشارے سے بات کرے۔" (السیرۃ النبویۃ جلد ۲ ص ۴۰۹، جوامع السیرۃ ص ۲۳۲، الصارم المسلول ص ۱۰۹)

عکرمہ رضؓ بن ابی جہل انہی لوگوں میں شامل تھا۔ اس کی بیوی ام حکیم رضؓ نے، جو اس وقت مسلمان ہو چکی تھیں، آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عکرمہ کے لیے امان کی درخواست کی۔ آپؐ نے اسے امان دے دی۔ (السیرۃ النبویہ ص ۴۱۸/۲)

عورتوں، بچوں اور بوڑھوں پر آپؐ بے حد شفقت فرماتے تھے۔ چنانچہ صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ ایک جنگ میں ایک عورت کی لاش پائی گئی۔ اس پر آپؐ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے سختی سے منع فرما دیا۔

(صحیح البخاری مصری ص ۲/۱۱۶)

اس رحم اور شفقت کے باوجود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز، جبکہ آپؐ نے تمام دشمنوں کو معاف کر دیا تھا، جن دس افراد کو معافی سے مستثنیٰ قرار دیا تھا، ان میں چار عورتیں تھیں جن کا ذکر گزشتہ سطور میں گزر چکا ہے۔ ان میں دو ابنِ خطل کی لونڈیاں تھیں، ایک کا نام قریبہ اور دوسری کا نام فرتنیٰ تھا۔ ایک ابولہب کی لونڈی سارہ تھی۔ سارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدکلامی کیا کرتی تھی اور آپؐ کی ہجو گا کر قریش کو سنایا کرتی تھی۔ فتح مکہ کے روز اسے قتل کر دیا گیا۔ اسی طرح قریبہ کو بھی قتل کر دیا گیا۔ فرتنیٰ نے آپؐ سے امان کی درخواست کی آپؐ نے اس کو معاف کر دیا۔ اس نے حضرت عثمانؓ کے عہد میں وفات پائی۔ یہ عورتیں اصولی طور پر محاربت و قتال میں بھی قتل کی مستحق نہ تھیں مگر انہوں نے رسولؐ کی ذات کے بارے میں بدزبانی کر کے اپنے آپ کو قتل کا مستحق ٹھہرالیا۔ ان کی بدزبانی کی پاداش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خون مباح ٹھہرا دیا۔ (السیرۃ النبویہ جلد ۲ ص ۴۱۱، جوامع السیرۃ ص ۲۳۳)

حُوَیرث بن نُقَید بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بدزبانی کیا کرتا تھا فتحؐ مکہ کے روز اس کا خون بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح ٹھہرا دیا۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے اس کو قتل کر دیا۔ (ایضاً)

ابنِ خطل کا جرم یہ تھا کہ اس نے اسلام قبول کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تحصیلِ زکوٰۃ پر مامور فرما دیا اور اس کے ساتھ ایک اور مسلمان کو روانہ کیا۔ اس نے اس مسلمان کو قتل کر دیا اور پھر قریشِ مکہ کے ساتھ مل گیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کہا کرتا تھا اور اس کی دو لونڈیاں یہ ہجو گایا کرتی تھیں۔ فتح مکہ کے روز یہ بیت اللہ کے پردوں میں چھپا ہوا پایا گیا چنانچہ اس کو سعید بن حُرَیثؓ مخزومی اور ابوبرزہ اسلمیؓ نے قتل کر دیا۔ (السیرۃ النبویہ جلد ۲ ص ۴۱۰، جوامع السیرۃ ص ۲۳۲، الصارم المسلول ص ۱۲۸)

نضر بن حارث اور عُقبہ بن ابی مُعَیط جنگ بدر کے قیدیوں میں شامل تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم کھا کر تمام قیدیوں کو فدیہ وغیرہ لے کر رہا کر دیا، مگر آپؐ کی بے پایاں رحمت کے باوجود آپؐ نے ان دونوں کو قتل کروا دیا۔ یہ دونوں آپؐ کے ساتھ بدزبانی کر کے آپؐ کو ایذا پہنچایا کرتے تھے۔ (جوامع السیرۃ ص ۱۴۷، ص ۱۲۸، الشفاء ص ۲/۱۹۵، الصارم المسلول ص ۱۲۸)

فتح مکہ کے بعد آپؐ نے ان تمام شعراء کے قتل کا حکم صادر فرما دیا جو آپؐ کی ہجو کہا کرتے تھے۔ چنانچہ معلقات کے مشہور شاعر زُہیر بن ابی سُلمیٰ کا بیٹا کعب بن زہیر بھی انہی شعراء میں شامل تھا۔ کعب کا بھائی بُجَیر اس وقت مسلمان ہو چکا تھا۔ اس نے اپنے بھائی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے آگاہ کیا۔ اس پر کعب نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگ لی۔ چنانچہ آپؐ نے اسے معاف فرما دیا۔

(الصارم المسلول ص۱۲۵، تاریخ ادبِ عربی۔ احمد حسن زیات (اردو ترجمہ) ص۲۵۵)

علامہ ابن تیمیہؒ، ابو اسحاق فزاریؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا، اس لشکر میں عبد اللہ بن رواحہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔ جب دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے صف آرا ہوئے تو ایک کافر نے اپنے لشکر سے باہر آکر حضورؐ کی شان میں بدزبانی شروع کر دی۔ مسلمان لشکر میں سے ایک شخص نے باہر نکل کر کہا:

"دیکھو میں فلاں ابنِ فلاں ہوں اور میری ماں فلاں ہے تم مجھے گالی دے لو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی کرنے سے باز آجاؤ"

اس پر وہ کافر اور زیادہ بدزبانی کرنے لگا۔ اس مسلمان نے اسے پھر سمجھایا، وہ پھر بھی باز نہ آیا۔ آخر اس مسلمان نے اس پر حملہ کر دیا اور کفار کے لشکر میں گھس کر اسے زخمی کر دیا۔ کفار نے اسے گھیر لیا اور اسے بھی شہید کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا:

"کیا تمہیں اس شخص پر تعجب ہے جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی مدد کی؟"

(الصارم المسلول ص۱۴۹)

ابو رافع بن ابی الحُقَیق یہودی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی کیا کرتا اور آپؐ کے خلاف بدزبانی کرنے والوں کی مدد کیا کرتا تھا۔ آپؐ نے انصار کے چند آدمی بھیجے، جن کے سربراہ عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ تھے۔ عبد اللہ بن عتیکؓ نے رات کے وقت ابن ابی الحُقَیق کے قلعے میں داخل ہو کر اس کو قتل کر دیا۔ (صحیح البخاری ۲/ص۱۳)

کعب بن اشرف مشہور یہودی قبیلہ بنی نضیر سے تعلق رکھتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کہا کرتا تھا۔ اس نے قریش کے مقتولوں کا مرثیہ کہا تھا۔ وہ اپنی بدزبانی سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچایا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو ایذا پہنچائی ہے"؟

محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ کام اپنے ذمے لے لیا اور رات کے وقت اپنے ساتھیوں کی معیت میں دھوکے کے ساتھ اس کو قتل کر دیا۔"

(صحیح البخاری ص ۱۲-۱۳/۳ ، الشفاء ص ۱۹۴/۲ ، الصارم المسلول ص ۲)

اجماعِ صحابہؓ:

صحابہ کرامؓ نے اپنے بہت سے فیصلوں اور فتاویٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والوں کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ تمام دنیائے اسلام میں یہ فیصلے مشہور اور شائع ہوئے مگر کسی صحابیؓ یا تابعی یا کسی اہلِ علم نے ان پر نکیر نہیں کی۔ لہٰذا بہت سے فقہاء کے اصولوں کے مطابق یہ اجماعِ سکوتی ٹھہرا اور حقیقت یہ ہے کہ بقول ابنِ تیمیہ رح فروعی مسائل میں اس سے زیادہ قابلِ حجت اجماعِ سکوتی آپ کو کسی اور مسئلہ میں نظر نہیں آئے گا۔

علامہ ابنِ تیمیہ رح سیف بن عمر کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد میں مہاجر بن ابی اُمیہؓ یمامہ اور اس کے نواحی علاقوں کے والی تھے۔ دو گانے والی لونڈیوں کا معاملہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ ایک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ اُمّی وابی) کی ہجو اور دوسری نے تمام مسلمانوں کی ہجو گائی تھی۔ مہاجر بن ابی امیہ نے ان دونوں کے ہاتھ کٹوا دیئے اور سامنے والے دانت نکلوا دیئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے ان کو لکھا:

"اس عورت کے بارے میں مجھے تمہاری کارروائی پہنچی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی کی ہے، اگر یہ کارروائی نہ کر چکے ہوتے تو میں تمہیں اس کو قتل کرنے کا حکم دیتا۔ کیونکہ حرمتِ انبیاءؑ کی ہتک کی حد عام حدود کی مانند نہیں ہے۔ جو کوئی مسلمان ہوتے ہوئے اس کا ارتکاب کرتا ہے، وہ مرتد ہے۔ اور اگر وہ ذمی اور مُعاہد ہے تو عہد

ٹوٹ جاتا ہے۔"

دوسری عورت کے بارے میں حضرت ابوبکرؓ نے لکھا "مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا ہے اور اس کے سامنے کے دو دانت نکلوا دیئے ہیں جس نے مسلمانوں کی ہجو گائی تھی۔ اگر یہ لونڈی مسلمان ہے تو اس کو تادیب دینے پر اکتفاء کی جاتی اور مُثلہ کرنے سے بچا جاتا ـــــــ اور اگر وہ ذمیہ ہے تو شرک اس سے بڑا جرم ہے جسے تو نے معاف کیا ہوا ہے۔" (الصارم المسلول ص۲۰۰)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس کو قتل کروا دیا پھر فرمایا:

"جو کوئی اللہ تعالیٰ یا کسی نبی کو گالی دے، اسے قتل کر دو۔" (الصارم المسلول ص۲۰۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کو بتایا گیا کہ ایک راہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتا ہے، انہوں نے فرمایا:

"اگر میں نے اس کو گالی دیتے سن لیا تو میں اسے قتل کر دوں گا۔ ہم نے ان کی حفاظت کا ذمہ اس لیے تو نہیں لیا کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتے پھریں۔" (الصارم المسلول ص۲۰۳)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا ذکر کیا گیا۔ واقدی کی روایت کے مطابق یہ ذکر مروان بن حکم کے پاس کیا گیا تھا۔ محمد بن مسلمہؓ انصاری (کعب بن اشرف یہودی کے قاتل) جو اب بوڑھے ہو چکے تھے، اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ابن یامین نضری (یہودی قبیلہ بنو نضیر سے نسبت ہے) بولا "کعب بن اشرف کا قتل بدعہدی تھا۔" محمد بن مسلمہؓ نے کہا "اے مروان، کیا تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدعہد کہا جا رہا ہے؟ بخدا ہم نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے قتل کیا تھا۔ میں اور تم مسجد کے سوا کبھی کسی چھت کے نیچے اکٹھے نہیں ہوں گے۔ اور اے ابن یامین! سن لے میرا یہ عہد ہے کہ مجھے جب بھی تجھ پر قدرت حاصل ہوئی تو میں تجھے قتل کر کے چھوڑوں گا۔" (الصارم المسلول ص۲۰۹)

عرفہ بن الحارث کندیؓ کے سامنے ایک نصرانی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی کی، انہوں نے اس کو مارا اور اس کی ناک توڑ دی۔ معاملہ حضرت عمرو بن العاصؓ

کے پاس لے جایا گیا۔ انہوں نے غرفہ سے کہا "ہم نے ان کو عہد دیا ہوا ہے۔"

حضرت غرفہ رض نے جواب دیا "معاذ اللہ! ہم ان کو اس بات پر امان کا عہد دیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں زبانِ طعن دراز کرتے رہیں۔"

حضرت عمرو بن العاص رض نے فرمایا، "آپ ٹھیک کہتے ہیں۔"!

(السنن الکبریٰ بیہقی ص ۲۰۰/۹، الصارم المسلول ص ۲۰۴-۲۰۵)

خلیبد روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو گالی دی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لکھ بھیجا کہ "اس شخص کے سوا کسی کو قتل نہ کیا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتا ہے۔ البتہ جس شخص نے مجھے گالی دی ہے اس کے سر پر کوڑے لگائے جائیں۔ اور یہ بھی میں محض اس لیے کر رہا ہوں کہ اس میں اس کی بھلائی ہے۔" (المحلیٰ ص ۴۱۱/۱۱، الصارم المسلول ص ۲۰۵)

(جاری ہے)

شعر و ادب

جناب عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

کہیں ہمیں نہ اب اس کا چراغ گل کر دیں

ترس رہا ہوں میں اس بادۂ کہن کے لیے
پیامِ خندۂ گل تھا جو جان و تن کے لیے

یہ رقص گاہ، یہ زینت کدے یہ میخانے
کوئی جگہ نہیں محفوظ مرد و زن کے لیے

یہ دورِ شیشہ و ساغر، یہ عہدِ چنگ و رباب
زوالِ دیدہ و دل ہے کمالِ فن کے لیے

صنم کدے کے چراغوں کو روشنی بخشے
یہ بات خوب نہیں دستِ بت شکن کے لیے

غذائے روح ہے ذکرِ خدائے عز و جل
ہے آب و نان غذا جس طرح بدن کیلیے

کہیں ہمیں نہ اب اس کا چراغ گل کر دیں
لٹا دیے مہ و خورشید جس چمن کے لیے

تو مال و زر کی طلب میں ہے جاں بلب عاجزؔ
ملے نہ خاک بھی شاید ترے کفن کے لیے